



## سوال

(404) کیا ایک ہی شخص کو زکوٰۃ کی مکمل یا زیادہ تر رقم دی جاسکتی ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زکوٰۃ کی رقم سے ایک ہی آدمی کو ہزار ہا روپے دے دینا کہ وہ اس سے اپنا کاروبار کرے اور کسی کا محتاج نہ رہے، کیسا ہے؟ (سائل) (۲۷ جون ۲۰۰۳ء)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ بقدر نصاب ایک ہی شخص کو صدقہ نہیں دینا چاہیے امام بخاری رحمہ اللہ "صحیح بخاری" میں جواز کے قائل معلوم ہوتے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں:

بَاب: قَدْرُكُمْ يُغْطِي مِنَ الرِّكَاتِ وَالصَّدَقَةِ، وَمَنْ أَغْطَى شَاةً پھر نُسَبَہ انصاری کے قصے سے استدلال کیا ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں ایک مکمل بخری عنایت فرمائی تھی جو بعد میں انھوں نے بطور ہدیہ حضرت عائشہ کو پیش کر دی، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَقَدْ بَلَغَتْ حَمَلَنَا (صحیح البخاری، باب: قَدْرُكُمْ يُغْطِي مِنَ الرِّكَاتِ وَالصَّدَقَةِ، وَمَنْ أَغْطَى شَاةً، رقم: ۱۴۴۶)

"وہ اپنی اصل جگہ پہنچ گئی ہے۔"

امام محمد بن حسن الشیبانی (امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد) بھی جواز کے قائل ہیں۔ "صحیح بخاری" کے ترجمہ الباب میں حسن سے منقول ہے:

فِي آيَاتِنَا أَغْطَيْتِ أَجْزَأَتْ، صحیح البخاری، باب: قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَفِي الرِّقَابِ وَالْفَارِغِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ (التوبة: ۶۰)

مصارف زکوٰۃ میں سے جس صنف کو زکوٰۃ دی گئی، ادا ہو جائے گی۔

حسن کے نزدیک لَفْقَرَاءِ کالام مصرف کی وضاحت کے لیے ہے، لام تملیک نہیں۔ حضرت خالد کا اسلحہ تیار کرنے والا واقعہ بھی اس امر کی دلیل ہے کہ آٹھ مصارف میں سے کسی صنف کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ یہی مسلک راجح ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم۔)



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاوى حاقظ ثناء التمدني

جلد: 3، كتاب الصوم: صفحہ: 327

محدث فتوى